

میثاقِ مکہ مکرمہ

سرزمینِ حرم اور کعبہ شریف کے زیر سایہ جمع ہونے والے
امتِ مسلمہ کے بارہ سو سے زائد چوٹی کے اہل علم اور مقتدیانِ کرام
کے ہاتھوں تاریخی کانفرنس
منعقدہ ۲۲-۲۳ رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ
بمطابق ۲۷-۲۹ مئی ۲۰۱۹ م
کو جاری کی گئی ہے۔

میثاقِ مکہ سرزمینِ حرم اور کعبہ شریف کے زیر سایہ جمع ہونے والے امتِ مسلمہ کے چوٹی کے اہل علم اور مقتدیانِ کرام کے ہاتھوں میثاقِ مدینہ کی روشنی میں پایہ تکمیل تک پہنچنے والی ایک عظیم دستاویز!

رسول اکرم ﷺ نے چودہ سو سال قبل مدینہ منورہ میں دین، نسل اور تہذیب کے اعتبار سے جداگانہ تشخص اور تعارف کے حامل مختلف اجزاء کے درمیان میثاقِ مدینہ معاہدہ منعقد کیا تھا، جو یقیناً انسانی معاشرے کے مختلف اجزاء کے درمیان بقائے باہمی اقدار کے قیام اور امن کے حصول کے لئے قابلِ تقلید، آئینی معاہدہ تھا۔ آج رسول اکرم ﷺ کے وارث، امتِ مسلمہ کے علماء کرام اسی سنت پر عمل کرتے ہوئے، عالم اسلام کے قبلہ سے اسی ابدی میثاق کی روشنی میں (پندرہویں صدی ہجری بمطابق اکیسویں صدی عیسوی) دنیا کے لئے میثاقِ مکہ مکرمہ جاری کر رہے ہیں۔

مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن بیت اللہ الحرام سے اس عظیم دستاویز کا اجراء مکہ مکرمہ عالم اسلام کیلئے روحانی مرکز، اقوام عالم کیلئے روشنی کی کرن ہونے، عالم انسانیت کیلئے بالعموم اور امتِ مسلمہ کی خدمت کیلئے بالخصوص کوشاں اس مقدس سرزمین کی سیاسی قیادت کی بہترین صلاحیتوں کی حامل ہونے کی واضح دلیل ہے۔

مسلمان اس دستاویز کو ایسے وقت میں جاری کر رہے ہیں، جہاں زمان و مکان دونوں کا شرف انہیں حاصل ہے۔ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں بیت اللہ کے سائے میں ایک تاریخی اجتماع میں اسے پیش کر رہے ہیں۔ مسلم امت اس بات کا ثبوت پیش کر رہی ہے کہ وہ مہذب سلوک کے ساتھ اس دنیا کا حصہ ہے۔ اور اس کے تمام اجزاء کے ساتھ مل کر انسانیت کی بھلائی، اعلیٰ اقدار کے فروغ اور محبت اور انسانی یکجہتی کے پل کی تعمیر اور ظلم، تہذیبی ٹکراؤ اور نفرت کے منفی طریقوں سے نمٹنے کے لئے کوشاں ہے۔

کانفرنس کے شرکاء مندرجہ ذیل ذریں اصولوں پر مشتمل اس تاریخی دستاویز کے مندرجات کو منظور کرتے ہوئے ان کو اپنانے پر زور دیتے ہیں۔

۱. انسان اپنی مختلف تقسیمات کے باوجود ایک اصل سے جڑے اور انسانیت میں یکساں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کی بیوی پیدا کی، اور ان دونوں سے بہت مرد اور اور عورتیں دنیا میں پھیلا دیئے۔ اور اللہ سے ڈور جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حقوق مانگتے ہو، اور رشتہ داروں کی حق تلفی سے ڈرو۔ یقین رکھو کہ اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے) سورہ نساء (۱)۔ اور تکریم ربانی سب کو شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت بخشی ہے اور انہیں خشکی اور سمندر دونوں میں سواریاں مہیا کی ہیں اور ان کو پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا ہے اور ان کو اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت عطا کی ہے) سورہ اسراء (۷۰)۔

۲. نسل پرستی کے عبارات اور نعرے مسترد اور وہی افضلیت کے پیدا کردہ مکروہ برتری کے دعووں کی مذمت۔

اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا زیادہ متقی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو) سورہ حجرات (۱۳)۔ ایسے ہی ان میں بہتر نفع دینے والا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: (لوگوں میں بہترین انہیں زیادہ نفع دینے والا ہے) معجم طبرانی۔

۳. اقوام میں ان کے اعتقادات، تہذیب، طبیعت اور اندازِ فکر میں اختلاف تقدیر الہی ہے۔ اللہ کی حکمتِ بالغہ سے ہی ایسے ہوا اور اس تکوینی سنت کو تسلیم کرنا اور عقل و حکمت کے ساتھ ایسا سلوک روا رکھنا جو انسانوں کے مابین یکجہتی اور امن کا ذریعہ بن جائے، باہم دشمنی اور تصادم سے ہزار درجہ بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (اور اگر تمہارا رب چاہتا تو تمام انسانوں کو ایک ہی طریقے کا پیرو بنا دیتا اور وہ ہمیشہ مختلف راستوں پر ہی رہیں گے، البتہ جن پر تمہارا رب رحم فرمائے گا ان کی بات اور ہے، اور اسی امتحان کے لئے اس نے ان کو پیدا کیا) سورۃ ہود (۱۱۸)۔ اور ہر ہدایت یافتہ کو اسے بیان کرنے ضرورت ہے۔

۴. انسانی معاشروں میں دینی اور تہذیبی تنوع، تنازعہ اور تصادم کا ہرگز جواز نہیں، بلکہ یہ مثبت تہذیبی شراکت داری اور مؤثر رابطہ کی دعوت دیتا ہے کہ ہم اس تنوع سے مصلحتِ عامہ کے لئے مکالمہ، مفاہمت اور تعاون کے پل تعمیر کریں اور انسانیت کی خدمت اور خوشی کے لئے مقابلے کے فضاء کی حوصلہ افزائی کریں اور جامع مشترکات تلاش کر کے اسے جامع شہری ریاست کی تعمیر میں استعمال کریں جس کی بنیاد اقدار، انصاف، جائز آزادی، باہمی احترام اور سب کے لئے بھلائی کی چاہت پر ہو۔

۵. تمام آسمانی مذاہب کی بنیاد ایک ہی ہے اور وہ بنیاد اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک لہ پر ایمان ہے۔ اس کے قوانین اور مناجح متعدد ہیں۔ مذہب کو اس کے کسی بھی ملحقہ ادارے کی غلط سیاسی روش سے منسلک کرنا درست نہیں۔

۶. مہذب مکالمہ دوسروں کے ساتھ مفاہمت اور مشترکات جاننے، بقائے باہمی کی رکاوٹوں کو دور کرنے اور متعلقہ مسائل پر قابو پانے کے لئے بہترین طریقہ ہے۔ یہ دوسروں کے (وجود کا اعتراف) اور ان کے تمام جائز حقوق کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح مختلف طبقات کے درمیان انصاف اور تفاهم کے لئے بھی کارآمد ہے جو ان کی خصوصیات کے احترام کو شامل ہو۔ مہذب مکالمہ میں ان تعصبات سے پرہیز کرنا چاہئے، جو تاریخ میں نفرت اور سازش کے ذریعے پھیلیں، اس یقین کے ساتھ کہ تاریخ اپنے اصحاب کی خود ذمہ دار ہے اور کوئی کسی دیگر کے گناہوں کا ذمہ دار نہیں، (اسی طرح کسی کا ذاتی موقف، سوچ کو عمومی نظر سے دیکھنے اور اس کو پورے ایک معاشرہ / مذہب کی عکاس قرار دینے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ چاہے وہ تاریخ کے کسی زمانے میں کسی بھی مذہب، فکر، سیاست اور قومیت کے نام پر روا رکھا گیا ہو۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (وہ ایک امت تھی جو گذر گئی جو کچھ انہوں نے کمایا وہ ان کا ہے اور جو کچھ تم نے کمایا وہ تمہارا ہے اور تم سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ وہ کیا عمل کرتے تھے) سورۃ بقرہ (۱۴۱)۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (فرعون بولا: اچھا پھر ان قوموں کا کیا معاملہ ہوا جو پہلے گذر چکی ہیں؟ موسیٰ نے کہا: ان کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں محفوظ ہے میرے رب کو نہ غلطی لگتی ہے نہ وہ بھولتا ہے) سورۃ طہ (۵۲)۔

۷۔ مذاہب اور فلسفے اپنے پیروکاروں کی غلطیوں اور ناعاقبت اندیشیوں کی ذمہ دار نہیں، بلکہ یہ غلطیاں انہی چند مخصوص افراد کی سوچ کی عکاسی کرتی ہیں، جو اس کے مرتکب ہیں۔ شرائع اپنی اصل میں صرف اللہ کی عبادت اور اس کی مخلوق کو نفع کے ذریعے اس کے تقرب کے حصول، ان کی کرامت کا تحفظ، اقدار کے فروغ اور ان کے مثبت خاندانی اور اجتماعی تعلقات کے تحفظ کی دعوت دیتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: (مجھے اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے بھیجا گیا ہے) (مسند احمد)۔

۸۔ انسانیت اور اس کی تعمیر کو تباہی و بربادی سے بچانے، باہمی مدد اور فلاح انسانیت کیلئے ایک ایسے موثر عالمی اتحاد کی ضرورت ہے، جس کی بنیاد بے فائدہ نظریات اور کھوکھلے نعروں کی بجائے ٹھوس انسانی اقدار پر ہو، کیونکہ ثقافتی عدم توازن کا نتیجہ دہشت گردی اور غارت گردی کے سوا کچھ نہیں۔

۹۔ نفرت کی ترغیب اور تشدد و دہشت گردی اور تہذیبی ٹکراؤ کی حوصلہ افزائی کرنے والوں کے خلاف قانون سازی، مذہبی اور نسلی تنازعات کے اسباب کے خاتمے کے لئے ضروری ہے۔

۱۰۔ انسانی تہذیب کی افزائش میں مسلمانوں کا شاندار حصہ ہے اور آج بھی جس طرح گلوبلائزیشن کی نقصانات کی وجہ سے انسانیت جس اخلاقی، سماجی اور ماحولیاتی اقدار کے بحرانوں سے گذر رہی ہے، مسلمان اس میں مثبت حصہ ڈالنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

۱۱۔ دہشت گردی، ناانصافی اور جبر کا مقابلہ، قوموں کی صلاحیتوں کا استحصال اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خلاف آواز اٹھانا، سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اس میں کسی

طرح کا امتیازی سلوک اور جانبداری روا نہیں۔ عدل و انصاف پر مبنی اقدار تفریق کو قبول نہیں کرتیں۔ ظلم کا خاتمہ، مسائل کے عادلانہ حل، عدل و انصاف کی فراوانی اور اس کی مدد کے لئے عالمی رائے عامہ ہموار کرنا ایک ایسی اجتماعی اخلاقی ذمہ داری ہے، جس میں ہچکچاہٹ اور اور پس و پیش کرنا۔ لیت و لعل سے کام لینا درست نہیں۔

۱۲. جس ماحول میں ہم سانس لے رہے ہیں، وہ خالق کی طرف سے انسان کے لئے عظیم تحفہ ہے۔ اس نے زمین و آسمان میں موجود ہر چیز کو انسان کے لئے مسخر فرمایا۔ قدرتی وسائل کا غلط استعمال، ان کا ضیاع اور آلودگی، حدود سے تجاوز اور آئندہ کی نسلوں کی حق تلفی ہے۔

۱۳. تہذیبوں کے تصادم کو موضوع سخن بنانا، ٹکراؤ کی طرف بلانا یا کسی کو دوسرے کی طاقت سے ڈرانا، کسی جنگل و بیابان کا مظہر تو سکتا ہے، انسانی آبادی اور معاشرہ کا نہیں۔ اور نسل پرستی سے پیدا ہونے والی برتری، ثقافتی یلغار، اور حق کو اپنے تک محدود سمجھنے کی خوبصورت ترین شکل بھی فکری کم ظرفی اور طریقہ کار کی گمراہی کی علامت ہے۔ یا پھر احساس کمتری کا اعتراف کہ ان کی تہذیب چونکہ انتہائی کمزور بنیادوں پر کھڑی ہے، لہذا اس کو رواج دینے کیلئے سوائے قوت کے استعمال اور تصادم کے کوئی دوسرا راستہ موجود نہیں۔

۱۴. تنازعات اور تصادم نفرت کی افزائش، قوموں کے درمیان دشمنیاں پیدا کرتی ہیں، خصوصاً مذہبی اور نسلی تنوع کے ریاستوں میں یہ پُر امن بقائے باہمی اور قومی یگانگت کے راستہ میں رکاوٹ اور تشدد و دہشت گردی کیلئے خام مال فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

۱۵. ”اسلامو فوبیا“ اسلام کی حقیقت، اس کی ثقافتی تخلیق اور بلند ترین مقاصد سے لاعلمی کا نتیجہ ہے۔ دین اسلام کو درست اور کماحقہ سمجھنے کیلئے جہاں اس کی بنیادی تعلیمات کے بارے غور فکر، اور اس کے بارے پہلے سے تراشے گئے غلط خیالات سے جان چھڑانا لازمی ہے نہ کہ ان غلطیوں اور ناعاقبت اندیشیوں سے چمٹے رہنا جن کا ارتکاب خود کو اسلام کی طرف غلط طور پر منسوب کرنے والے خال خال افراد کی طرف سے کیا جاتا ہے۔

۱۶. اعلیٰ اخلاقی اقدار کا قیام اور بلند سماجی طرز عمل کا فروغ، اسی طرح اسلامی اور انسانی مشترکہ تصورات کے مطابق اخلاقی ماحولیاتی اور خاندانی چیلنجوں کو حل کرنے میں تعاون، سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

۱۷. شخصی آزادی کو انسانی اقدار کو پائمال کرنے اور سماجی نظام کو تباہ کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ کیونکہ آزادی ایک چیز ہے جبکہ لاقانونیت اور انارکی بالکل دوسری چیز۔ شخصی آزادیوں کو عوامی اخلاقی اقدار، دوسروں کی آزادی، دستور، ریاست، عوامی شعور اور معاشرتی تسکین کی حدود پر رکنا ہوگا۔

۱۸. ریاستوں کے اندرونی معاملات میں مداخلت ناقابل قبول ہے، خصوصاً معاشی اور دیگر عزائم کے لئے سیاسی تسلط کے طریقوں سے یا فرقہ وارانہ خیالات کی ترویج یا مقامی محل وقوع، حالات اور خاص رسم و رواج پر فتوے نافذ کرنے کی کوشش کے لئے، مداخلت کسی بھی صورت میں قابل قبول نہیں، چاہے یہ کام جتنی بھی نیک نیتی سے کر لیا جائے۔ البتہ کسی باغی کی سرکوبی، یا مفسد سے نمٹنے کیلئے باقاعدہ رسمی درخواست دی جائے، سوائے کسی زیادتی کرنے والے باغی یا مفسد سے نمٹنے، تعمیر و ترقی، رفاہی عمل، یا کسی اور مصلحت کے لئے اس طرح کے فتاویٰ یا شخصی آزادیوں میں مداخلت کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

۱۹. عالمی سطح پر کامیاب ترقی کے تجربات، کرپشن کی تمام اقسام کی روک تھام، احتساب کے اصول پر مکمل شفافیت کے ساتھ عمل درآمد اور طرزِ صرف میں تبدیلی کے لئے جدوجہد، جو ترقی کے پروگراموں میں رکاوٹ اور صلاحیتوں اور ثروات کے ضیاع کا سبب ہیں، ایک مثالی نمونہ ہیں۔

۲۰. مسلم معاشرہ کی حفاظت بمع ان کے نصاب، اساتذہ اور متعلقہ لوازمات کے تعلیمی و تربیتی اداروں کی ذمہ داری ہے۔ اور موثر پلیٹ فارمز خاص طور پر جمعہ کے خطبہ جات، سول سائٹی کے اداروں کی ذمہ داری ہے، وہ ان کے مذہبی جذبات کو شعور بخشیں۔ ان کا ہاتھ پکڑ کر راہ اعتدال اور معتدل تصورات کی طرف لائیں اور بڑھتے ہوئے سازشی نظریات اور مذہبی و ثقافتی تصادم، امت میں مایوسی کے بیج بونے اور دوسروں کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا کرنے سے روکا جائے۔

۲۱. انسانیت کے ناطے تمام مذہبی، نسلی اور ثقافتی اجزاء کے درمیان پُر امن بقائے باہمی کا حصول، اس کا تقاضا کرتا ہے کہ تمام عالمی رہنما اور بین الاقوامی ادارے باہم تعاون کریں اور سیاسی، اقتصادی یا انسانی امداد کے وقت مذہبی، نسلی یا دیگر کسی بنیاد پر ان میں فرق نہ کیا جائے۔

۲۲. جامع شہریت قومی تنوع کے لئے اسلامی انصاف کے اصولوں کا مظہر ہے۔ اس میں آئین اور قومی شعور کے متفقہ یا اکثریت والے نظام کا احترام کیا جانا چاہئے۔ اس میں جس طرح ریاست پر ذمہ داریاں ہیں اسی طرح شہریوں پر بھی ذمہ داری ہے کہ وہ ریاست کے ساتھ وفاداری اس کے امن اور معاشرتی سلامتی اور مقدسات کے تقدس کا خیال رکھیں۔ یہ متبادل حقوق اور منصفانہ حقوق کے اصول کے تناظر میں ہو اور اس میں دینی اور نسلی اقلیات شامل ہوں۔

۲۳. عبادت خانوں پر حملہ ایک مجرمانہ فعل ہے۔ اس کی روک تھام کے لئے قانون سازی اور مضبوط سیاسی اور سیکورٹی ضمانت مطلوب ہے۔ اسی طرح انتہاپسند نظریات کو ہوا دینے والے اعمال کو روکنا ضروری ہے۔

۲۴. بھوک، غربت، بیماری، جہالت، نسلی امتیاز اور ماحولیاتی تباہی کے خلاف اقدام، اور پروگراموں کا فروغ، تمام ذمہ داران کی یکجہتی پر منحصر ہے۔ چاہے وہ حکومتی ہوں یا قومی، نجی یا انسانی ہمدردی کے عمل، انسانی عظمت اور اس کے حقوق کی حفاظت سے متعلقہ کارکنان ہوں۔

۲۵. حدود اللہ کے دائرے میں رہتے ہوئے خواتین کو باختیار بنانا، اس کے حقوق میں سے ہے۔ مذہبی، علمی، سیاسی، سماجی یا دیگر امور میں اس کے کردار کو محدود کرنا، اس کی توہین کرنا، یا اس کی شان میں کمی کرنا، یا اس کے لئے رکاوٹ بننا درست نہیں ہے۔ خصوصاً کسی مستحق منصب کے حصول میں اسے امتیازی سلوک کا نشانہ نہ بنایا جائے، جیسا کہ تنخواہ اور مواقع میں مساوات اور یہ سب اس کے ماحول کے مطابق اور سب کے درمیان کارکردگی اور منصفانہ برابری کے معیار کے مطابق ہو۔ اور اس انصاف کے حصول میں رکاوٹ خواتین پر خصوصاً اور معاشرے پر عموماً ایک جرم ہے۔

۲۶. بچے کی صحت، تربیتی اور تعلیمی دیکھ بھال، خاندان کے ساتھ متعلقہ ممالک، اداروں اور قومی اور نجی کارپوریشنز کی اہم ذمہ داری ہے۔ خصوصاً اس کی فکر پر محنت، جو اس کے ذہن کو وسعت اور اس کی صلاحیتوں میں اضافہ کرے۔ اس کی تخلیقی صلاحیتوں اور رابطہ میں مہارت اور انحراف سے اس کی حفاظت کرے۔

۲۷. مسلمان نوجوانوں کی شناخت کی اسکے پانچوں بنیادی ستونوں دین، وطن، کلچر، تاریخ اور زبان کے ساتھ مضبوط بنانا۔ اور دانستہ یا نادانستہ طور پر ان چیزوں کو ضائع ہونے

سے بچانا۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ نوجوانوں کو تہذیبی تصادم پر ابھارنے والے نظریات، مخالفین کے خلاف منفی جذبات، فکری انتہاپسندی، تشدد اور دہشت گردی سے بچایا جائے۔ اور نوجوانوں کو دوسروں کے ساتھ شعوری طور پر رابطہ کی مہارت جو اسلام کے وسیع افق اور اس کے دلوں کو جوڑنے کے آداب پر مبنی ہو کو مضبوط کرنا، خاص طور پر رواداری اور پر امن بقائے باہمی اقدار کے ساتھ جو دوسرے کے وجود کو قبول کرے اور اس کی عزت اور حقوق کی رعایت رکھے اور جس سرزمین پر رہتا ہے، انسانی خاندان کے تصورات کے ساتھ جن کے اصولوں کو اسلام نے قائم کیا ہے، تعاون اور فوائد کے تبادلے کے ساتھ اس کے نظام کا خیال رکھے۔

اس دستاویز کے ذرائع (اسلامی اقدام پر) ایک عالمی فورم کے قیام کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں جو نوجوانوں سے متعلق ہو۔ اس کے رابطہ پروگراموں کے ذیل میں اسلام کے اندر اور خارج میں نوجوانوں کے درمیان تعمیری مکالمہ ہو۔ اس میں نوجوانوں کا مباحثہ اور علمی و تربیتی ذوق کے ساتھ ان کے تمام اشکالات و وضاحت اور مکمل صراحت کے ساتھ ہوں۔ ان کی عمر اور جذبات کو سمجھتے ہوئے ایک متوازی خطاب کے ساتھ نوجوانوں کے ساتھ مکالمہ اور تبادلہ خیال ہو۔

۲۸. تمام نظری تجاویز، اقدامات اور پروگرامز اور ان کی رسمی علامات اور اس کے بے کار اخراجات سے تجاوز کر کے ٹھوس مثبت اثرات کے ذریعے جس میں سنجیدگی، ساکھ اور نظام کی قوت نمایاں ہو، اسے اپنا یا جائے۔ خاص طور پر بین الاقوامی امن و سلامتی کے حوالے سے۔ اور اجتماعی قتل عام، نسل کشی، جبری ہجرت، انسانی اسمگلنگ اور غیر قانونی اسقاط حمل کے طریقوں کی مذمت کی جائے۔

۲۹. امت مسلمہ، اس کے دینی اور اس کے متعلقہ جملہ امور کے بارے میں صرف اس کے راسخ علماء ہی اجتماعی صورت میں۔ اس جیسے اجتماع میں۔ کسی فیصلے کے مجاز ہیں۔ مفاد عامہ کے لئے دینی اور انسانی امور میں، نسل پرستی، کسی مذہبی، نسلی یا رنگ کے امتیاز کے بغیر سب کی شرکت ضروری ہے۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد، وعلی آلہ وصحبہ أجمعین

یہ دستاویز مکہ مکرمہ میں کعبہ مشرفہ کے زیر سایہ
”میثاقِ مکہ مکرمہ“ کانفرنس میں
منعقدہ 22-24 رمضان المبارک 1440ھ
بمطابق 27-29 مئی 2019م
کو جاری کی گئی ہے۔

وثیقتہ مکتہ المکرمہ
The Makkah Charter



رابطۃ العالم الاسلامی
MUSLIM WORLD LEAGUE



mwlorg      themwl.org 